78597 ـ كسی عورت سے زنا كے بعد اس كی بیٹی سے شادی كرنے كا حكم

سوال

میری تیس برس ہے شیطان كے بہكاوے میں آ كر میں نے ایك عورت سے زنا كر لیا، اور اللہ كے فضل و كرم سے میں سچی توبہ كر چكا ہوں امید ہے اللہ نے توبہ قبول كر لی ہوگی، اب تك میں نے شادی نہیں كی، میری والدہ نے میرے لیے ایك لڑكی كا انتخاب كیا لیكن یہ لڑكی اس عورت كی بیٹی ہے جس سے میں زنا كر چكا ہوں (یہ علم میں رہے كہ زنا دو برس قبل ہوا تھا، اور اب وہ لڑكی بیس برس كی ہے) اس لیے برائے مہربانی مجھے معلومات فراہم كریں كہ آیا یہ شادی حرام ہے یا نہیں ؟
برائے مہربانی اس مسئلہ میں تفصیل كے ساتھ معلومات دیں كہ آیا جائز ہے یا حرام ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ تعالى سے ہماری دعا ہے كہ وہ آپ كی توبہ قبول فرمائے اور آپ یہ كوشش كریں كہ یہ توبہ سچی ہو؛ كیونكہ زنا كا جرم اور گناہ بہت عظیم ہے، اس كے نتیجہ میں بہت ساری خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، اور پھر شادی شدہ زانی شخص تو رجم كا مستحق ٹھرتا ہے، اور حدود اللہ میں اس سے بڑھ كر كوئی حد نہیں؛ كیونكہ زنا كا جرم ہی اتنا قبیح اور شنیع ہے كہ وہ اسی كا مستحق ہے.

ہماری آپ كو یہی نصیحت ہے كہ آپ اس لڑكی سے شادی مت كریں، اس لیے نہیں كہ یہ نكاح حرام ہے، بلكہ اس لیے كہ اس نكاح كی بنا پر آپ اس عورت كے اور قریب ہو جائیں گے جس سے آپ زنا كر چكے ہیں، اور اس كے قریب ہونا آپ كو اس قبیح اور شنیع جرم كی یاد دلاتی رہے گی، اور ہو سكتا ہے كہ آپ كو دوبارہ شیطان بہكا دے اور اسے مزین كركے پیش كرے اور آپ دوبارہ اس جرم كا ارتكاب كر بیٹھیں.

كیونكہ فحاشی اور معصیت والی جگہوں سے دور رہنا توبہ كی تكمیل میں شامل ہوتا ہے، اور اس كی دلیل وہ حدیث ہے جس میں اس شخص كا ذكر ملتا ہے جس نے ایك سو قتل كر لیے تھے، اور پھر ایك عالم دین كے پاس آیا تو اس نے اسے وہ بستی اور علاقہ چھوڑنے كا كہا تھا جہاں كے رہنے والے اہل و فساد تھے، اور یہ توبہ كی تكمیل ہے.

لیكن اس لڑكی سے نكاح كے جواز كے بارہ عرض ہے كہ اس میں علماء كرام كے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے:

امام شافعی اور امام مالك ـ ایك روایت میں ـ اسے مباح قرار دیتے ہیں.

اور امام ابو حنیفه اور امام احمد اور امام مالك ـ دوسری روایت میں ـ اس نکاح کو حرام قرار دیتے ہیں، لیکن پہلا قول راجح ہے.

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ایسے شخص کے بارہ میں اختلاف ہے جس نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا کہ آیا اس کے لیے اس عورت کی بیٹی یا ماں کے ساتھ نکاح کرنا حلال ہے یا نہیں، اور اسی طرح اگر اس نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا تو کیا اس عورت کے ساتھ اس کا بیٹا یا اس کا باپ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں، اور آیا اس سارے مسئلہ میں زنا وہ کچھ حرام کر دیگا جو صحیح نکاح میں یا فاسد نکاح میں حرام ہو جاتا ہے یا نہیں ؟

امام مالك رحمہ اللہ موطا میں کہتے ہیں:

" عورت سے زنا کرنے سے زنا کرنے والے شخص پر اس کی بیٹی اور اس کی ماں سے نکاح کرنے کو حرام نہیں کرتا، اور جس نے کسی عورت کی ماں سے زنا کیا اس پر اس کی بیوی حرام نہیں ہوگی، بلکہ اسے قتل کیا جائیگا، اور زنا نکاح حلال کی حرمت میں سے کچھ بھی حرام نہیں کریگا.

ابن شہاب اور زہری اور ربیعہ کا بھی یہی قول ہے، اور لیث بن سعد اور شافعی اور ابو ثور اور داود بھی اسی طرف گئے ہیں اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بھی یہی مروی ہے اس کے متعلق ان کا فرمان ہے:

" حرام حلال کو حرام نہیں کرتا "

اور ابن قاسم نے امام مالك سے موطا میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کے خلاف روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں:

" جس کسی نے بھی اپنی ایسی بیوی کی ماں سے نکاح کیا جس کو اس نے چھوڑ رکھا ہو، تو وہ امام مالك کے ہاں اس حکم میں ہے جس نے اپنی بیوی کی ماں سے نکاح کیا اور اس سے دخول کیا "

اور امام ابو حنیفه اور ان کے اصحاب اور ثوری اور اوزاعی کا بھی یہی قول ہے، وہ سب کہتے ہیں: جس نے بیوی کی ماں سے زنا کیا تو اس پر اس کی بیوی حرام ہو گئی.

اور سحنون کہتے ہیں:

" امام مالك کے سب اصحاب ابن قاسم کی اس میں مخالفت کرتے ہیں اور ان کا بھی کہنا ہے جو موطا میں ہے.

اور پھر اللہ عزوجل نے مسلمان کے لیے بیوی کی ماں اور بیوی کی بیٹی سے شادی کرنا حرام کی ہے، اور اسی طرح

لونڈی ہو تو اس سے وطئ كرنے پر اس لونڈی كی ماں اور بیٹی بھی اس پر حرام ہوگی.

اور اسی طرح جس سے اس كے باپ نے نكاح یا ملك یمین یعنی لونڈی ہونے كی وجہ سے اور اس كے بیٹے نے وطئ كی ہو وہ بھی حرام ہے، تو اس میں حلال وطئ كے معنی پر دلالت ہے. واللہ المستعان.

فقھاء ـ مسلمانوں كے سب علاقوں كے اہل فتوی ـ اس پر متفق ہیں كہ: زانی پر وہ عورت جس سے زنا كیا تھا استبراء رحم كرنے كے بعد نكاح كرنا حرام نہیں، تو پھر اس كی ماں اور اس كی بیٹی سے نكاح بالاولی جائز ہوا.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے.

دیكھیں: الاستذكار (5 / 463 ـ 464) مختصرا.

اور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ كا كہنا ہے:

" راجح قول یہی ہے كہ: جس عورت سے زنا كیا گیا ہو اس كی ماں زانی پر حرام نہیں، اور جس عورت سے زنا كیا گیا ہو اس كی بیٹی بھی زانی پر حرام نہیں؛ كیونكہ اللہ عزوجل كا فرمان ہے:

اور اس كے علاوہ تمہارے لیے حلال كی گئی ہیں النساء (24).

اور ایك قرات میں " اور اس كے علاوہ تمہارے لیے حلال كی ہیں .

فاعل كی بنا پر.

یہاں اللہ عزوجل نے یہ ذكر نہیں كیا كہ جس عورت سے زنا كیا گیا ہو اس كی ماں اور اس كی بیٹی محرم عورتوں میں شامل ہوتی ہے، بلكہ اللہ تعالی نے یہ فرمایا ہے:

اور تمہاری ساس اور تمہاری وہ پرورش كردہ لڑكیاں جو تمہاری گود میں ہیں، تمہاری ان بیویوں سے جن كے ساتھ تم دخول كر چكے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہیں كیا تو تم پر كوئی گناہ نہیں النساء (23).

یہ معلوم ہے كہ جس عورت سے زنا كی گیا ہو وہ قطعی طور پر اس كی عورتوں میں شامل نہیں ہوتی؛ كیونكہ اس كی عورتیں اس كی بیویاں ہیں، چنانچہ جب وہ اس كی عورتوں میں شامل نہیں تو زنا اور سفاح كو صحیح نكاح سے محلق كرنا صحیح نہ ہوا.

اس لیے جب زنا سے توبہ كر چكا ہو تو اس كے لیے اس عورت كی ماں جس سے زنا كیا تھا یا اس كی بیٹی سے شادی كرنا جائز ہے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (7 / 38 ـ 39).

خلاصہ یہ ہوا کہ:

یہ مسئلہ اختلافی ہے، اور علماء کرام کا اس میں اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن راجح یہی ہے کہ زنا کردہ عورت کی بیٹی سے نکاح کرنا جائز ہے جبکہ وہ لڑکی اس کے پانی سے پیدا نہ ہوئی ہو، ہماری آپ کو نصیحت یہی ہے کہ آپ اس لڑکی سے شادی مت کریں، اس کے دو سبب ہیں:

احتیاط کرتے ہوئے، کیونکہ وہ لڑکی اکثر علماء کے ہاں آپ پر حرام ہے.

اور اس لیے بھی کہ اس سے نکاح آپ کے لیے اس کی ماں سے قرب کا باعث ہوگا اور اس کے ساتھ رابطہ کا باعث بنےگا جس سے آپ نے زنا کیا تھا، اور ہو سکتا ہے آپ نے جس گناہ سے توبہ کر لی ہے دوبارہ اس میں پڑ جائیں.

واللہ اعلم.